جلد ۱۴ — نمبر ۲۹

# مضامین غیر

بابت ۵ ماہ اگست ۱۹۲۹ء

ہمارے دوست ............ ایسے مجذوب ہیں جو جذب کی حالت میں کسی پابندی کی پروا نہیں کرتے۔ کبھی نئی روشنی والے کے پیچھے پڑتے ہیں کبھی شیخ جی کی خبر لیتے ہیں۔ ..... اس نظم میں بہت سے مفید مطلب تیر ہیں۔ ایسے نکتہ چینوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کے ہم اسے نقل کرتے ہیں۔

"پاسبان"

خدا شاہد ہے جو ہے واقف اسرار پنہانی — کہ جب پردہ اٹھانے میں تھا اغراض نفسانی
الٹ دی جب نقاب چرخ کہاں پھر پاکدامانی — ہے چہرہ کھولنا بے پردہ و رشیدہ عریانی
قیامت ہے کہ یوں کیجا رہا ہے ماہ بوس جانی — نشار بے حسب روئے بتاں آیات قرآنی
حجت ترسیم و بیں کی کوئی بتلاتی ہے نادانی — دلیل ہے حکم ربانی اپیل اس کی نہ نگرانی
کہاں تعلیم انگریزی کہاں تفسیر قرآنی — زباں یا بس فرنگی و تو ترکی نئی دوانی
علامت پردہ کرنے پردہ و سیرت اسلامی — وہ بہکانے نہ بہکیں گے ہے جنہیں فضل یزدانی
وہ جو حضرت ہے نفسانی نہیں نشاء قرآنی — یہ دوزخیں کیا مذہب کی یہ تفسیر ہے شیطانی
ہوا ہے اب تو کیا آزاد اب نفس انسانی — نہیں ہرگز شرمندہ اغوائے شیطانی
کریں سنت دھر کہ بجائے تفسیر قرآنی — کہ ہے اقبال نادانی یہ دعوائے ہمہ دانی
عنقریب اے ترقی و تعیش کی فراوانی — قیامت ڈھائے گی اک روز تیری نفس سامانی
نہ اب آنکھیں ہیں قرینہ نہ ہے شیطانی — کرے ہے اب بچارا ہر نیا طرز عشق تو ذائی
ہوئی بہ پردہ و ضعیف ضعیف الطبیعی مردانی — دکھاتی ہے یہ بہ بہ ناتواں زود پشیمانی
سپت ہیچ بیچ کے رہیں دفتر باکر برہانی — ہے خوار حسن ہر اب عاشقوں کی عام حیرانی
اگر پردہ وروں کی رات تم نے بیدہ ہوائی — جب ہی کہتا ہوں بچوں پڑ جائے گی ویرانی
کوئی شے آسیب پردے میں کوئی مریم ثانی — بھٹکتی اب کوئی شیطان کی خالہ کوئی نانی
ادا اے حسن بے پردہ سے عالم نکما اٹھا — ہیں چشم شوق کو بھی شکوہ ہائے تنگ دامانی
جسے دیکھو وہی کوشش میں ہے پردہ اٹھانے کو — وہی پہلے دلوں سب صرف ہے زود پشیمانی
جلا دے بے حیائی کی جو تھی ستر دامنی تو یہ — کہاں ستر کہاں دینی کتب کی صفحہ گردانی
نہیں کچھ دین سے مطلب گرفتار ہیں ہوا کی — یہ سرگرمی ہے جیسے آپ ہی ہیں دین کے بانی
بس اب تو صورتیں ہی رہ گئیں اب ترقی پا — کریں اب مرد گھر میں بیٹھ کر گھر کی نگہبانی
بڑی ہی کشاکش تھی جہاں بھر میں پردہ کے — کھلی زینت ہوئی رحمت سے بہ روش نگہبانی
اٹھا پردہ ہوئی آزاد جب عورتیں تھیں — یہ تحفہ کیوں نہ ہو نظارہ قیامت ہی تو ہے آنی
سلامت رہ چکی اب کشتی ناموس ہم — ہوا خوری سے جو حسن میں آنے کی عریانی

اس آزادی کی جا کیسی ہوا معجز ناد کھو — خلا تے ہیں صحراؤں میں پھرتے سر و بستانی

ق

جلے ہیں شکر قسمت ہی ہے کہ ہم بے پردے کا — ہوا ہے اب تو شاہد حسن کو حق جہانبانی
بچار ہتا جلا وہ چادر و چار دیواری کے اندر کیوں — ترقی کے زمانے میں رہ نکب ہے قتل آسانی
یہ کب شیخ تھا بے پردہ ہیں کہ کوئی دست بستہ — کوئی ہے چند عورتوں سے مشغول کیسں رانی
نہیں ہے خیر بس اب شہسوار حسن کی باری — گلی بند وں سمند ناز ہے سرگرم جولانی
تماشے ہیں کلب میں پارک میں اور گھر پر — لبا تہجہ عشق کی سب شرمیں لے بیٹھی آسانی
چلے آتے ہیں صبح و شام وہ تفریح کرنے خود — شب فرقت رواناب ہے نہ رو زہم پیشوائی
کی آنکھیں کہ لالہ ال ہے جنس وصل سے عاشق — متاع حسن کی ہیں دو میں دیکھو تو ارزانی
پرہیز وروں کے جوبت ہیں نظر انداز کر کے — دکھاتا ہے تماشے بے تکلف جوش حیرانی
متاع ہوش کو لے کر کہاں جائیں کہ ہر جانب — کہ پردہ بیجا ہی سے ہے اک باز ار حیرانی
سعادت تر ہے چشم غیرت ہو گئی خیرہ — دکھائی برق بے پردہ نے کچھ ایسی درخشانی
جہاں شعلہ دکھیں چادرہ ہو ہی سے نکلے اب — انہیں کیا چارہ سواب عشق کی ہے آگ پھیلانی
کرچکا تستر خیرہ ازدہ عالم ہی کو اک دن — ہوا خوری میں زلفوں کا یہ انداز پریشانی
خمور ہر کے لے رازوالے ہونے والا ہے — ترقی حد سے گزری اب تری اے عالم فانی
نہ کریوں ہیں اے روشن دماغ تیرہ دل ہم پر — ہے رسم پردہ وہ ظلمت جو در پردہ ہے نورانی
خیالی روشنی روشن خیالی انجمن کی ہے — دلوں سے سلب بس کر لیا ہے نور ایمانی
خرافات آبرو مذہب ترقی تیرہ اہمی سب — یہ ہے ایثار و اوانہ دے کہتے ہیں قربانی

ق

گماں ہے شیخ جی کے اپنا کا پردہ اٹھنے پر — کہ جیسے خود تو رکھتے ہی نہیں ہیں جوش ایمانی
مہذب بننے و نگی مستوروں کو ہم بھی دیکھیں گے — ادائیں دل ربا آنکھیں نشیلی چال مستانی
بجائے دلکشی نفرت تو ہوا ہے پردہ در پیدا — یہی ضد ہے تو بہتر بے نقابی سے ہے عریانی
خلاف عقل ہی ٹھہرا جو مستورات کا پردہ — سر بازار رکھ دو گنیاں پھینکو بھی چیانی
رہا بے پردگی کی کیسی عالمگیر ہے یارب — بچا اس سے نہ سندھی ہے نہ ترکی ہے نہ افغانی
کھلا یہ راز دل عقل کے پردہ اٹھانے سے — زیادہ حد سے دانائی کو ڑھنا بھی ہے نادانی
اٹھا پردہ وہ تو دنیا سے غیرت بھی اٹھی کچھ — نہ پھر سید نہ صدیقی نہ فاروقی نہ عثمانی
یہ کس نرنے کا ان کو ہم خدا کرتے ہو سوچو تو — سکھائی جا رہی ہے لڑکیوں کو کیوں شر انی

ق

ہے پابندی شریعت کی ہے گویا جان آزادی — سمجھنا قید سے لعنت زنوں ہے سخت نادانی
جو ہم پابند مذہب ہیں تو تم پابند فیشن ہو — جو تم آزاد فطری ہو تو ہم آزاد روحانی
نہ قید مذہب و ملت نہ وہم پردہ و غیرت — یہ آزادی ہے آزاد لاسر اسر قید نفسانی
نئی جو روشنی ہے وہ تھی ہے ان کا یہ حسن — کہ ظاہر اس کا نورانی ہے باطن اس کا ظلمانی
نئی تہذیب ہے بے پردگی کیسی لگی ہے — خلاف دین خلاف غیرت و تہذیب انسانی
لیے غیروں سے بیگم صاحبہ تو جا کے ملنے میں — میاں صاحب کریں بیٹھے ہوئے جو گھر کی دربانی
دتا میں کلاتے پھرتے ہیں ہوئے رقیبوں کے — خبر کیا عیش اب میں جو کبھی تھی دنیا فانی

نسب پر افتخار مردوں [illegible] مجھ
یہ اب کرسی پر [illegible] حسن کا [illegible]
نکلنا میدان سے [illegible] عورت کا ضروری ہے
[illegible] میں [illegible] پردہ دری کا خود
دیکھا آخر ۔ ہوگی قوم [illegible] ترقی میں
چڑیلیں بھی تو [illegible] کے [illegible]
مسلمانوں سے بھی اٹھ جائے پردہ کیا کیا
[illegible] سو آزادیاں صدقے

حیا رخصت ہوئی [illegible]
جو [illegible] اب [illegible]
تو پھر کیا [illegible] بانی
[illegible] کرپا کی ادائی
[illegible] تمام کی [illegible] بھی پیدائی
[illegible] تحت سلیمانی
[illegible] کیا [illegible] مسلمانی
کہاں [illegible] نفسانی کہاں [illegible] روحانی

پتے کی کہہ رہا ہے جو یہ اک مجذوب دیوانہ
[illegible] کہ باز آید پشیمانی

## الخفائیات

طرح۔ دل جگر دونوں ہی نکلے کام کے

بن کے [illegible] خود کام کے
صبح گھر آتے ہیں نکلے شام کے

نسخ با [illegible] ارزانی ہنوز
بیٹھے ہیں سب منتظر [illegible] کے

مادہ [illegible] کا اصول اختراج
دیکھو لو [illegible] ہیں [illegible] رام کے

[illegible] اک [illegible] میں دیدیا
دل جگر دونوں ہی نکلے کام کے

میری خلوت میں [illegible] نہیں
[illegible] کا [illegible]
جا گھیا [illegible] میں داخل ہوگئی
میری شادی کی [illegible]
صحبت میں [illegible] کو نصیب

[illegible] میں عشق نافرجام کے
اس سے حاصل کیا ہوا الزام کے
[illegible] نہیں [illegible] کام کے
رہ گئے [illegible] تمام کے
[illegible] مشغول [illegible] کے

اس [illegible] خانے میں جالیں تو سہی
ہم بھی ہیں [illegible] اپنے نام کے

نیاز مند [illegible] کی [illegible]

## مسائس

[illegible] ہیں اور [illegible]
[illegible] ٹوٹ گئی۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ [illegible] ہے [illegible]
میں [illegible] ہیں کہ [illegible]
اور [illegible] کیا [illegible] کے [illegible]
ہوتے ہیں؟

[illegible]

---

## بعدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈا

درخواست دیوالیہ نمبر [illegible] بابت ۱۹۲۹ء

[illegible] رام [illegible] دیوالیہ

بنام

[illegible] وغیرہ قرضخواہان

بنام

[illegible]

ہرگاہ سائل نے ایک درخواست [illegible] دیوالیہ کے عدالت [illegible] گزرانی [illegible] عدالت نے تاریخ [illegible] واسطے سماعت درخواست [illegible] قرضخواہان کے مقرر کی ہے۔

لہٰذا اگر تم کو نسبت درخواست مذکورہ کے کوئی عذر ہو تو اصالتاً یا معرفت کسی وکیل مجاز کے حاضر عدالت [illegible]

بہ ثبت مہر و دستخط [illegible] مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] ۱۹۲۹ء جاری ہوا۔

دستخط حاکم مجاز — مہر عدالت

## بعدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈا

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۵ بابت ۱۹۲۹ء

رگھو [illegible] دیوالیہ

بنام

رام داس وغیرہ قرضخواہان

بنام

رام داس [illegible]

ہرگاہ سائل نے ایک درخواست [illegible] دیوالیہ نے عدالت [illegible] گزرانی [illegible] عدالت نے [illegible] واسطے سماعت [illegible] مذکورہ [illegible] قرضخواہان کے مقرر کی ہے۔

لہٰذا اگر تم کو نسبت درخواست مذکورہ کے کوئی عذر ہو تو اصالتاً یا معرفت کسی وکیل مجاز کے حاضر عدالت [illegible]

بہ ثبت مہر و دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۲۹ء جاری ہوا۔

دستخط حاکم مجاز — مہر عدالت

[illegible]

## نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۹ء [illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible] — مہر عدالت

نواب کہلائیں اور جاہلوں کو منصب بحالی کریں

پر احسان ہوگا۔ والسلام ۔۔۔ راقم

جناب ایڈیٹر صاحب

آداب عرض۔ اخبار اودھ پنچ مقام فارل آباد ایک ہیر شہر حکی بابو ردو رام لال صاحبان کے ہاں وصول ہو کر بھی فرقت ملاقات سے باعث دلچسپی ہوتا ہے صاحبان موصوف کو مسودہ تیار قطعات ہونے کی وجہ سے جناب کے اخبار میں شائع کرنے کی خواہش ہے جو حسب ذیل ہے چاہے اس میں کچھ فائدہ نہیں الاّ دل بہلا لیجئے اگر آپ کے اخبار کے مزاج طبیعت کے لحاظ سے موزوں ہے تو شائع فرمادیجئے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ بشرط اشاعت مشتہر ایک پرچہ اخبار میرے نام بھی روانہ فرمادیجئے بعد وصول قیمت ٹکٹ بہ روانہ کر دیئے جائینگے۔

## نظارۂ حسینت

جو نظر آیا تماشا کسی کی نظر ... میرا ماحول ایسا ہوگیا ... سو دیکھا کر
کسی حسین کو دیکھ کر گیا شیفتہ ... وہ حسین گزرا تو اپنا بنالیا ہیر

راز ضبط کر ملی نگا ہار آ گئے

عنب حسن کیا شعلہ بار آ گئے

وہ اپنے حسن میں ... تھی ... وہ ہنس کا حسن ... کو دن سر
بھیک ... ... ... ہی چھوڑ کر

کما کر دیں اب صبح شام آ گئے

سب تماشا بنے کلام آ گئے

کھو گیا ... ... جو برق بجھے گرے ... ... ...
نگاہ تیز ... ... ... ... دل ... میں ... ... ...

دل جگر ہوتے عزرال یار آ گئے

ہوئے ہے تیر نظر آر پار آ گئے

اس جناب ہم ... بھی کیا ... ... ... ہیں ... کہتے تھے ... ...
اسی ... ... ... ... ... کسی کا اپنا ... ...

بہر بہرام کے کھا کوئی شمار آ گئے

کما ہی ہے کیسے ... کر کیا ... آ گئے

محمد بہرام خاں اہلکار

تحصیل ماجورہ ... گڑھ ضلع فارل آباد

سعرف ۔۔۔ منیج

## قوت عمل

نسبتہ

(مجبہ ۲۲ رجولائی ۱۹۲۹ء)

ہاں جناب تو سنئے اگر قوت عمل مسلمانوں میں باقی ہوتی تو دنیا میں آگ لگا دیتے مت پیشتر اپنے گھر میں یہ خود آگ لگائی ہو اسے بجھاتے معلوم ہوا کہ دنیا سے مراد خود حضور ہی کا آشیانہ ہے یعنی دنیا میں آگ یوں لگا دیںگے کہ اپنے گھر کو سنگار دیںگے مثلاً ایک دو از دو ہوئی رئیس ہیں۔ اگلے زمانے کے رئیس بھولے ہوتے تھے آپ بھولے بھالے نہیں ہیں۔ اور دور تک آپ کے قوت عمل کی دھاک ہے۔ اتنی عقل خدا نے دی ہے کہ کل انجمن انتظامی کے ممبر ہو جائیں تو وزارت کا استعمال لیں اور حکومت وقت سے شاباشی کی سند مل جائے مگر وہ اور ہی قوت عمل۔ آپ کی قوت عمل نے گھر میں آگ لگا دی بقول ... نسیبن کے وہ شادی کا منڈھا، کنبے کا کنبہ بھونڈا اور کل انتشیر کا گھر جن والدہ صاحبہ کے مرحوم ہوتے ہی باورچیوں کے نذر کر دی رئیس ہونے کے باوجود حضور کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے گاؤں میں کدھر اپنی زمینداری کیا ہے اپنی آمدنی کیا ہے۔ کارندوں کی قوت عمل کا یہ حال ہے کہ

نقش بجا رہی ہے۔ آج وہ بھی قوت عمل پر نثار کل وہ گاؤں من قوت عمل۔ پر سوال یہ حال نیلام کا ہو رہا وہ پڑا وابست قوت عمل فروخت۔ قوت عمل نے کار نامے بھی ایسے ایسے کئے کر دیے ہیں کہ سبحان اللہ۔ آپ کی نیں انکا شکمی مجو خاں ہیں بانسری بجا کے خون چوستے ہیں اور جو ہینہ کے مدد کرتے ہیں۔ اچھا یہ دوسرے صاحب ؟ اجی انہیں آپ نہیں جانتے! یہ حضرت ہیں شیخ مجو ... ... قوم ... ساکن ... ڈاکی ... تحصیل قزاق آباد ... ضلع جنس فروش گنج ہیں۔ خوب آپ کا خاندانی طرح ہی کچھ نہ پوچھئے جناب ریاست آب نواب مولوی محمد صاحب کے پھوڑے پر ولتے ہیں ہیں ہر شب لستر کو۔ آپ ہی تو ہیں جن کی بدولت نواب صاحب کا پہلو کبھی ابھرتا نہیں۔ تنہائی بیری میں نئے ناز کی ان کا چوتھا حصہ گھٹتا رہتا ہے۔ کمزوری کے ساتھی ہیں۔ اسی وجہ سے مجھ میں بار گاہ ہے۔ آپ کی قوت عمل کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی (۲) ... ساکن ... میں آجاوے جھوٹا قرض ... کا ہر روز زبان سے نقد نقد گالیوں کے رنڈ کا ... ... ہیں وہ بھی آر زو بھرکے لیا ہے۔ ہاں کوئی بھلا انسان اس خیال کر شریف نے انہیں رئیس کیا ہے۔ سلام کر کوڑا میں جا رہا ہو گیا ... ...

وہ سر قائم وزارت کے لیے

## سمن لجرض قراردادامور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۔۔۔۔ بعدالت چودھری محمد ... صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم پرگنہ ... مقام ... ضلع ...

... ... ... مدعی

بنام محمد احمد وغیرہ مدعا علیہم

سید محمد ... ولد سید ... ساکن ... مسماۃ ... ... ... ... ... ... ساکن ... موضع ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ...

حکم ہو چکا ہے کہ تم بتاریخ ... ماہ ... ۱۹۲۹ء وقت ... بجے مقام ... اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کی حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو ... ... ... ... ... اس سوال ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ...

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ماہ اگست ۱۹۲۹ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم ... انگریزی

کیے جناب کہاں زحمت فرمائی۔ شاید آپ کو چائے
پینے کی ضرورت ہو بہتر ہے تشریف رکھیے حضور کی
ملاقات کا تو یہ وقت نہیں ارے بعض شعور آپکے لیے
چائے لاؤ۔ وہ ابتدا رگوں کے مارے ناک میں دم ہے
کوئی صاحب چائے پینے آتے ہیں۔ کوئی رئیس کا
گھر نہیں ہوٹل ہے۔ کوئی صاحب نقد کے طالب ہیں۔
آپ برا نہ مانیے آپ کی طرف یہ اشارہ نہیں کوئی
صاحب دسترخوان کی مکھی ہیں کھانے کی بو پائی اور
چلے۔ اب رہیں اسے
طعن و تشنیع کی جوتیاں
سے دستی پیش آئیے
بعلاوہ کس کی سنتے ہیں
عیش تیغ۔ آرام ہرام
ہے۔ اس قوت عمل
نے غرضکہ صحبت سے
دور کر دیا اور ہمارے
خفت کے آنسوں نے
آنا جانا ترک کر دیا۔ وہ کون
گئے! وہی پیر اللو
ہاتی عبدل گھسیٹے
خیراتی جمعراتی بدھو
بھگو جیسے اسکو خبر تھی
آپ جانیے قوت عمل
جب اصلاح کے احباب
کی بزم آراستہ کرے
تو بھلا تہذیب غریب
وہاں کیونکر بار پا سکتی ہے اور حیا کا گزر کہاں ہو سکتا
ہے۔ ماشاء اللہ وہ مجلے وہ گالیاں تصنیف ہوتی ہیں جو
کبھی کسی بازی نے بھی سنی نہ ہونگی۔ غرض قوت عمل نے
عجیب طیش و غضب سے دو چار کیا ہے۔ رئیس صاحب کو
زندہ عمل سے کسی وقت مہلت ہی نہیں ملتی۔ جو کسی دوست
خیر خواہ نے کوئی نصیحت آمیز فقرہ کہہ دیا تو بس میرا
بھائی شامت آئی کانوں پر ورم آ گیا آنکھیں
لال ہو گئیں۔ کھسیانے لگیں منہ ناشری کے گھرے کا
دو گھڑی بن گیا جھاگ کے لوندے تھکنے لگے۔

ابھی ان رئیس نہیں تو کیا نہیں وہ اگئیں ابھی چلے
وہاں سے ناصح مشفق بن کے۔ بھلا آپ بیچارے ہیں
کس کھیت کی مولی جو نصیحت کرتے ہیں۔ بڑے بڑے تیر انداز ہیں
کہاں ہیں۔ شش و پنج ہو رہے ہیں۔ عقل کی حماقت دیکھیے
ہوش کے ناخن لیجیے۔ وہی مثل ہے تیلی کا تیل جلے
مشعلچی کی ........ چلیے۔ اجی فر فر گپ ہو رہا ہے
دوسرے کا عیش آنکھ میں کا شہتیر سا کھٹکتا ہے۔
جل جل کے کباب ہوتے ہو۔ یہ زندگی اپنے جیسے ہیں آپ

کھوٹی ہو پھر چلو ہمارے حضور تو اسی طرح عیش
کرینگے دشمن جلینگے مرینگے۔ یہ تو خیال کرو کس کے
لیے دولت چھوڑ جائیں؟ الغنوں کے لیے! کوئی آل
اولاد بیٹھی ہے ایک اکیلا اپنا دم ہے۔ دولت اسی
لیے ہوتی ہے۔ کہا دو بیوم اور عیش کرو۔ بوڑھا دام
ہے جو کہیں لیجیے پی لینگے وہی رنگ تھے ہی۔ اس
بڑھاپے میں بھی ہمارے حضور کی قوت عمل قسم جوانوں سے
اچھی ہے۔ تب تو تین مرتبہ شادی کر چکے ہیں۔ وہ دو بیٹیں بھی
جو دولت سے لد گئیں۔ کوئی بنیا مہاجن قصور کیا ہے

کر کوڑی کوڑی گن گن کے تو دانت سے پکڑتا ہے۔ اٹھائے گٹھری لیے
کو پیٹ رہے ہو۔ ابھی وہ خیال ہی نہیں جس میں دونوں
وہ کشمکش ہی نہیں جیسی ڈنڈی ہو۔ وہ امیری نہیں
جیسے وہ بازی صاحب نہ آتے ہوں۔ ریاست کی شان
یہی ہے۔ آخر کیوں ترس ترس کر جان دیں خدا نے
قوت عمل دی ہے۔ خدا نہیں کسی کے باپ کا اجارہ نہیں
ذرا دیکھیں اور کے تیری ماں بہن کو۔ انگا بیکاری کا
منکا بکھیرا۔ تو میاں سے کا کر وہ گا اور جان کیسے؟
تمہو آ کے کس کر گنوا مکرو
چنیں زیست نہ جو۔ سن یہ
کہ وہ دقیقہ مکافات دہی
لیں فرق میاں سن او
تو جیسی ہے جو۔
اسکے علاوہ قدا عفو
و رحیم ہے جو گناہگار
دنیا میں ہو گئے دوست
کی قوت عمل ہی مطلق
دیتی۔ ماسوا اسکے
بیچارے بڑی دھوم
سے گیا رھویں شریف
کرتے ہیں۔ ہزاروں
محرم میں صرف کرتے
ہیں۔ جیسی صحبتیں
میلاد شریف کی کے
یہاں ہوتی ہیں ویسی
میں تو کہتا ہوں لکھنؤ
میں بھی نہ ہوتی ہونگی۔ پھر کیا اسکا ثواب کچھ بھی نہ
ملے گا؟ جنت کی گرمی اور ثواب کی سردی مل کے
معتدل ہو جائیگی۔

خدا را انصاف کیجیے ان مسلمان رئیسوں زادوں کی
قوت عمل کا تو یہ کرشمہ ہے اور ایک ہندو دکھنی مہاجن
کا یہ طرز عمل ہے کہ صبح تڑکے بیدار ہوا گنگا جی کو نہانے
دھو کے منہ اندھیرے فراغت حاصل کر لی!
کیا اور بیں کھاتا کھول کے بیٹھ گیا۔ آج کسی اسامی
کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ روپیہ جوڑنے کی کوشش ہے




"ارے موئے ننگے پہلے کپڑے پہن پھر کھانا ملے گا"




تلسی بات کی ریت ہے رہا گیہ سب کھیس — ترسٹھ تینتیس جیو اور تینتیں سے چھتیس

گفتگو: تم کیا غراتے ہو — تم کیا غراتے ہو — دور — دفان — اچھا اب تم ہی سے باتیں ہونگی منھ سے ہو چکیں

چلو — جاتے ہیں — (جھگڑا ختم)


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
دیکھیے پھولوں کی لاج رکھیے گل عارض کے رنگ سے ہمکار رنگ پیدا ہوا جاتا ہے۔ خوشبو ایسی ہے
تو یہ عطر حاضر ہے ۔
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

کا حاصل ہوگا۔ نسیب ہی نے حساب مرتب کیے ہیں۔
اس مقدمہ کی آنچ چینی ہے۔ اسی دھن میں بار بیچ گئے
بعد ان کے منہ پر لڑکے کھیل تک نہیں گئی۔ اب
دونوں کا مقابلہ کیجیے۔ کیا یہ طرز عمل اس قوت عمل
سے کوئی مناسبت رکھتا ہے۔ اسپر یہ شکایت
کہ نقصان کس سے ہوگا بڑھا جاتا ہے اور کوئی
اس کی آگ بجھادے۔

یہ ایک مسلمان رئیس کا حال نہیں ہے سو میں
ننانوے ایسی ہی گھر بار قوت عمل کے ایک صحیح حصے
اس رجز کے معنی، ایک آگ لگا دیجیے زمانہ کو دیکھ
ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔ ابھی کس جرأت پر آگ لگانے
کا ارادہ ہے آگ لگی تو ہوگا کیا؟

یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے کہ جب سے
ہندوستان میں انگریزی سلطنت ہوا ہے اس وقت سے علماء دین پر بھی
یعنی خدا کی خدائی اہل دنیا کے دلوں سے اٹھ گئی
اور علیہ السلام کا سکہ چل گیا مسلمانوں کو روپیہ کی

## سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۲۶ء

[illegible] جناب شیخ شوکت حسین صاحب کوتوال ۱ کوتوال مقدمہ [illegible]
[illegible] بنام [illegible] سا کن [illegible]
[illegible] مدعی
بنام
[illegible] مدعا علیہ
بنام [illegible] ساکن [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible]
[illegible] تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم تاریخ [illegible] ماہ اگست
[illegible] بوقت [illegible] اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے
[illegible] [illegible]
[illegible] دست کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب
[illegible] کا دست سے حاضر ہو اور یہ بھی کہ دعوی
[illegible] تمہارے انحصار کے
[illegible] انفصال قطعی مقدمہ کے [illegible]
[illegible] جواب دعوی کی [illegible]
[illegible] شہادت پر یا جس دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہو
[illegible] روز ان کو پیش کرو۔
[illegible] تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر
حاضری تمہارے سماعت اور فیصل ہوگا۔
[illegible] ماہ اگست سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور
مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
[illegible] (مہر عدالت)
دستخط حاکم [illegible]
[illegible]

ضرورت زر روپیہ کا مصرف جانتے ہیں۔ آگ لگانے
والوں کی کمائی سے اس سے زیادہ عبرت ہے کہ جو گر اور قوت
عمل کی مضبوطی کے بھروسے پر کوئی شخص سے
کرنا چاہتا ہے اصلی راہ میں کوئی نہ کرو دیں تو
تمنا اور ارادہ ستم رسیدہ ہیں۔ مرتبے کے سبب عمل کی
دیکھ زرد رخسار ہیں قوت و استقلام کا تیل پیدا ہوگا
توحت آپ سے آپ مل رہے گا۔

بس مولانا نیچ آگ کہیں کہوں گا تو یار لوگ
بزدل مانیں گے۔ اور ممکن ہے کہ آپ بھی خشک مغز
ملا کا لقب عنایت فرمائیں۔ دل آزاری اپنا شیوہ
نہیں۔ ملا ہونے پر دل رضامند نہیں ہوتا مجبوب
و خیال کی طرف گردن جاتا ہے۔ مزاج کی اعتدال
اور تمایت بھیک کی طرح غیروں سے مانگنے والے
بے وقوف ہیں ان سے کہیے کہ جب ایک تسلسل
نرش فرمائیں تو تنقیہ دماغ ہو۔ یا مسہل خیار
شنبر کا عمل لیں کہ معدہ صاف ہو۔ بلا کی جاب
اور تن پروری کا مادہ نکلے اور قوت عمل میں جان پڑے
والسلام

الراقم [illegible]

کچھ کچھ خیال باروی

---

# ترک سکرات کی کارگر تدبیر

حارثی کا بیان ہے کہ عہد سلطنت خلیفہ معتضد باللہ
میں ایک مرتبہ بغداد کی سیر کر رہا تھا کہ ایک اونچی دکان
چبوترے کی طرف سے گزرا میں کم سن تھا۔ گال اور
میدان کی طرح داڑھی مونچھوں کے گھاس پھوس
جھاڑ جھنکاڑ سے خالی تھے۔ چبوترے پر ایک
بیجڑا سے کر بیٹھے دیکھا جسکے سر پر چھتری سایہ کیے تھی
سامنے سرمہ دانی سلائی نشتر دواؤں کی پڑیاں ٹیڑہ
کلیاں رکھی تھیں۔ میں نے ساتھیوں سے پوچھا یہ
کون شخص ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ بھی بغداد
کے عجائب میں سے ایک عجوبہ ہے۔ عجیب بجے دوائے
بیچتا اور سلام ڈب میں رکھتا ہے۔ آپ جانتے ہیں
ادر خوشی ایک ٹکا چیز کے پوچھے دام ہیں۔ تم میں آگی

کھول کے عجیب بی کی بابت آنہ ایک ساتھی کرنے کو
کہا کہ سیدنا عمر کی تو اطلاع نہیں مگر ویسے سادہ ہیں
کرے کر بھی جاتا ہے۔ جلنے دو تھوڑی دیر میں کوئی آئے
یہ کہا اور وہ علمی آدمی ہیں مگر کبھی کبھی کرنے پر ہاتھ تھا
آدمی بھی جو عجیب کے قریب پہنچ کے استاد استاد
پکارنے لگا۔ اعتقاد نہیں ہو کے آواز دیں کہ اسکا
بھلا کرے ہولا۔

یہ اری کہو کیا کہتی ہے تجھے بیماری ہوا ہے۔ کچھ
گنتی بھی ہے مجھے کیا ہوا۔ اماموں نے پیٹ ہی کو بھی
کر سیدھے نے پیٹ دبایا۔

(عرب کے ہیجڑے اکثر مردوں سے عورتوں کی طرح خطاب
ہوتے تھے)

دوست :- استاد کیا کہوں۔ آنتوں میں اندھیر
ہے۔ بالوں میں مروڑ ہے جو کچھ کھاتا ہوں دوسرے
دن بدبو دار ہو کے نکل جاتا ہے۔ اس بیماری کی
دوا بتاؤ۔

استاد :- اری تو ایک کام کر۔ کوئی قندیل گھر میں ہے؟
دوست :- ہاں ہے تو سہی۔
استاد۔ بس چوتڑوں میں لٹکائے آنتیں روشن
ہوجائینگی۔ رہا بالوں کا مروڑ تو استرا لے کے
صفایا بول دے۔ ادھر حد یہ سانٹ ہوئی اور ادھر
کپکپی ہنسنے کے دھچکا طباؤں کٹھور ہوئی پر لونڈے
لپٹنے کی کوشش کرنے لگے ادھر بال بکھے کی طرح سیدھے
ہوئے۔ اور آخری بیماری کا علاج اس سے بھی
آسان ہے جو یا پیٹ سے خارج ہوتا ہے پھر نکل جا۔

## لارڈ اردن بہادر

نے ایک ہمہ شروع حد اور لندن میں ہندوستان کی بہتری
کہ سنائی تھی۔ بڑے آدمیوں کی بات بھی بری نہیں ہوتی
ہم یہی مجھ کے بڑے آدمی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ مگر خیرت
نہیں ہے اپ کی بیماری کی رہا ہار نے سے اس شہر میں
ہے۔ بیبرو دوا اور وہ کا فیدہ اٹھا رہی ہے ساتھ ساتھ
ایک ایک شخص پر بھی ایک [illegible]
[illegible] ٹیکس [illegible] نادرستی زراعت ہر ہر کی
شاعت کی ذمہ دار ہے۔ مجبور اور وہ پنچ

پڑی رہا اور صبح و شام تکیا سیکنے سیکنے [illegible]
وہ تکیا نہیں کرے گا بھی عدالت میں کھانے کی تلاش سے
بچے ۔

جواب ۔ ایسا مستقل تھا کہ ہم لوگ عش کے رنگ ہو گئے ۔ راہگیروں اور تماشائیوں نے غصے مارے [illegible] سفر [illegible] کرنے قدر ہی سمجھے اور سر پر پاؤں رکھ کے بھاگنا پڑا ۔

رعایا نے حکومت سے دل لگی دل لگی میں شکایت کی ۔ [illegible] شراب کا شغل بڑھتا جاتا ہے ہر محلہ میں شراب خانے کھلے ہوئے ہیں ۔ آنتوں کی ظلمت [illegible] ترقی ہے ۔

جواب ملا ۔ اری گھبراتی کیوں ہے ۔ ہم لیسنس کی قندیلیں جلائے دیتے ہیں ۔ اب تاریکی نہ رہیگی [illegible] جب غرض ہوگی تو قندیل ہاتھ میں لے کے دو کوس جائیگا اور اپنی عقل پر آفت لائے گا ۔

[illegible] بڑھی رعایا کی ۔ آمدنی بڑھی حکومت کی ۔ پھر غلغلہ بلند ہوا کہ بال بچے [illegible] کے مرض میں مبتلا ہوتے جاتے ہیں [illegible] خوب چھپک رہا ہے [illegible] بنا ہے ۔

حکومت نے تجویز کر دیا کہ نرخ بڑھا کے پینے والوں [illegible] صاف کیے دیتے ہیں بس یاد رکھو کم بخت تاڑی شراب کے قریب نہ جائے ۔ پینے والے بھلا کب مانتے ہیں ۔ پہلے ٹکے کے شراب میں الو بنتے تھے اب سوا روپیہ کی ناک ہوئی [illegible] چاندنی میں دیوالا نکلتا وہ گھوڑی بیچ نکل گیا ۔

شراب کی [illegible] اور ویسی ہی [illegible] چات جو بند ہوا پہلے سے موجود ہاں رعایا کو اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ تاریخ شدہ [illegible] بلائے افلاس کے [illegible] صبح شام شکر کے ایسے پھیرے کرتی رہتی ہے ۔ آہ! (حکومت) تکیا سیکنے کی خدمت سے سبکدوش ہو [illegible] سے غافل ۔ بار بار وعدہ کیا کہ حکومت [illegible] مسکرات میں حتی الامکان مدد دے گی مگر وعدے کا اثر [illegible] کی مساعدت سے بھی [illegible] اور غائب نظر آتا ہے ۔

[illegible] میں رسالہ [illegible]

جو واقعہ نقل کیا ہے وہ قابل غور ہے ۔ "[illegible] ٹیک آف آرڈر" [illegible] یہ رسالہ [illegible] واقعہ یہ ہے کہ کہ سنگا پور کے ایک [illegible] نے تعجب میں ڈالا کی چوٹ مقدس [illegible] سے اجتناب کرنے کی طرف توجہ کر کے [illegible] دلائی ۔ لوگوں سے حلف لیا کہ اس عقد میں [illegible] آئندہ نہ لگائینگے ۔ ورنہ جو [illegible] دینا پڑیگا ۔ منصف صاحب پر اس جرم میں مقدمہ چل کھڑا ہوا مجسٹریٹ صاحب نے منصف کو ایک سال کے لیے ملازمت سے معطل کر دیا اور تجویز میں تحریر فرمایا کہ از روئے [illegible] شراب فروشی کے خلاف تحریک ہوئی منصف [illegible] کو اطلاع نہ دی ۔ کمبخت ۲۵ برس سے حکومت کا خادم ہے جو سے معطل کی سزا دی گئی ۔ اب کی اگر ایسی بیجا حرکت سرزد ہوئی تو نوکری سے ہاتھ اٹھانا پڑے گا ۔

جب مجسٹریٹ صاحب [illegible] تدبیر علاج میں لقمان حبیب کے بھی استاد ہو [illegible] دیا ہے ۔ یا رو حکومت کے ساتھ دل لگی کرنے کا نتیجہ دیکھا ہے کیا اب [illegible] کے عذاب میں کچھ [illegible] رہا ۔

ناقل تائب

## مولانا شیخ کی نوٹ بک

### المختصرات

**حکایت** ۔ عضد الدولہ نے قاضی ابوبکر باقلانی کو سفیر بنا کے شاہ روم کی خدمت میں بھیجا شاہ روم قاضی صاحب کے عالمانہ و فاضلانہ [illegible] واقف تھا کہ ایک غیر مسلم کو جب [illegible] ہرگز سجدہ نہ کرینگے [illegible] درگاہ میں ایک چوبی دیوار [illegible] تیار کروائی اور دیوار [illegible] اتنی چھوٹی کھڑکی لگائی کہ آدمی [illegible] بغیر کوئی شخص عبور نہ کر سکے اور یوں جبراً یا اتفاق سجدہ سے شگون پورا ہو جائے ۔ قاضی صاحب دربار میں [illegible] کھڑکی دیکھی ۔ آدمی صاحب فہم تھے مطلب سمجھ گئے [illegible] کھڑکی کی جانب پشت کی اور [illegible] الٹے پیروں کھڑکی میں داخل ہوئے ۔ [illegible] کھڑکی [illegible] کے رخ [illegible] اور شاہ کی طرف [illegible] صاحب کی پشت تھی [illegible] طرف [illegible] تدبیر شاہی کی [illegible] سجدہ کا مقصود ختم ہو گیا تو شاہ کی طرف منہ کر کے فرمایا

السلام علی من اتبع الہدیٰ

ایلچی [illegible] بادشاہ اپنا سا منہ لے کے رہ گیا ۔

قاضی شبلی [illegible] بھی اپنے وقت کے ابوبکر باقلانی [illegible] ان [illegible] سے اصولی [illegible] آپ کی [illegible] صاحب نے [illegible] زبانی تھی باقی نہیں رہی ۔ کہتے ہیں کہ قاضی شبلی کے استعفا [illegible] استقبال کا جواب ایک قانون خاص کی صورت میں زیر تجویز ہے تاکہ آئندہ کوئی [illegible] نہ کر سکے ۔ قانون وضع کرنا آسان ہے اور ہندستان میں ہر طرح کا قانون نافذ ہو سکتا ہے مگر مشکل ہے کہ [illegible] کے قوانین کو آزادی کے [illegible] میں شمار کریں ۔

### اخبار خیریت آثار

(۱) کلکتہ میں [illegible] قاضی اور گرفتاری کا [illegible] ہے کوئی [illegible] سے خالی نہیں [illegible] خیریت ہے ۔

(۲) [illegible] کھانے پر رضامند نہیں [illegible] گورنر صاحب بھی [illegible] کے منانے پر [illegible] ہے ۔ لہذا خیریت ہے ۔

(۳) [illegible] طاعون [illegible] وغیرہ اکثر جگہ عام ہے ۔ سیلاب بھی اپنی روانی دکھا رہا ہے ۔ [illegible] لہذا خیریت ہے ۔

(۴) اکثر [illegible] اخباری کاغذ کے ایڈیٹروں پر بغاوت کے الزام میں مقدمے چلے کچھ سزا پا گئے کچھ پاداش کے منتظر ہیں ۔ لہذا خیریت ہے ۔

(۵) لارڈ [illegible] صاحب فرماتے ہیں کہ ہندستانی آرمی [illegible] کہتے ہیں ۔ [illegible] کبھی [illegible] بنا لیتا ہے [illegible] آپ کے [illegible] خیریت [illegible] باقی خیریت ہے ۔

(۶) [illegible] پشاور [illegible] کی شان کا [illegible] نکل گیا [illegible]